

بار ہوتے ہیں، لیکن میری جان نہیں نکلتی اور ہر وار میں محبوب کی تیغ نگاہ میری سخت جانی پر رگڑ کھانے سے تیز تر ہوتی جاتی ہے۔

۳۔ شرح : وہ کیوں نہ مجھ سے بے رُخی برتے ؟ وہ جانتا ہے کہ کبھی کبھار خواب میں آکر میرا حال پوچھ لیتا ہے اور میں اتنی ہی توجہ پر خوش ہوں۔ اس سے اسے اطمینان ہے اور بے التفاتی میں کوئی تاثر نہیں ہوتا۔

۴۔ شرح : جب قسمت لکھنے والے نے میرے سیاہ خانے کی قسمت لکھی تو دیرانی کے دوسرے اسباب کے ساتھ مجھے بھی شامل کر دیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ میں دیرانی کا تختہ مشق بنا ہوا ہوں اور میری قسمت یہی ہے۔

۵۔ شرح : میرے محبوب کے مزاج میں اتنی بدگمانی ہے کہ جب مجھے ببل کے نغمے سنتے ہوئے دیکھتا ہے تو کچھ اور شبہ کرنے لگتا ہے۔ کاش ! مجھے ببلوں کے نغمے سننے کا اتنا ذوق نہ ہوتا تا کہ اسے بدگمانی کا بہانہ نہ ملتا۔

اس سے ملتا جلتا مضمون پہلے بھی کہ چکے ہیں۔

کیا بدگماں ہے مجھ سے کہ آئینے میں مرے

طوطی کا عکس سمجھے ہے زنگار دیکھ کر

۶۔ لغات - تن آسانی : آرام طلبی۔

شرح : مجھے آرام طلبی کا ذوق قبر میں لے گیا تھا، لیکن افسوس وہاں بھی قیامت کے شور نے دم نہ لینے دیا اور اٹھا لیا۔

تن آسانی کا تقاضا یہ تھا کہ نیند میں خلل کی کوئی صورت پیدا نہ ہوتی۔ شورِ محشر نے آکر جگا دیا اور تن آسانی کی آرزو پوری نہ ہو سکی۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ یہ شعر اس زمین میں بیت الغزل ہے۔ خوبی اس میں یہ ہے کہ قبر میں جانے کی توجیہ بہت تازہ ہے۔ ذوقِ تن پرستی اس شعر کی جان ہے، جس نے مضمونِ مردہ کو زندہ کر دیا اور مصنف کی